Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Critical Study of the United Nations' Efforts in Promoting Modern Curriculum at the Global Level

عالمی سطح پر جدید نصاب کی ترویج میں اقوام متحدہ کی کوششوں کا تحقیقی جائزہ

Dr. Asad Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government Degree College No.2 Shabqadar Charsadda
asadullahfarooqui79@gmail.com
Dr. Muhammad Asim Shahbaz
Instructor Islamic Studies, Department of Related Sciences, University of Rasul, Mandi Bahauddin
amasimshahbaz8@gmail.com
Fouzia Ayub
Ph.D Scholar, Senior Lecturer, University of Wah
fouzia.ayub@uow.edu.pk

Abstract
The United Nations has played a pivotal role in promoting modern curricula aimed at enhancing the quality, inclusiveness, and global accessibility of education. This paper presents a critical and analytical study of the UN's efforts to modernize educational systems worldwide. It particularly examines the initiatives of UNESCO, UNICEF, and the United Nations Development Programme (UNDP), which have integrated elements such as technical skills, global citizenship awareness, sustainable development, and intercultural harmony into educational frameworks. The study reveals that the UN's educational initiatives under Education for All (EFA), the Millennium Development Goals (MDGs), and the Sustainable Development Goals (SDGs) have significantly influenced the curricula of developing nations. However, these reforms also face numerous challenges arising from cultural, ideological, and social contexts, including issues of local relevance, curricular autonomy, and the dominance of global narratives. The research concludes that the UN's promotion of modern curricula represents a global intellectual and educational movement that, while advancing international standards of education, can only achieve lasting success if aligned with local educational needs and cultural sensitivities.

Keywords: *United Nations, Modern Curriculum, UNESCO, Sustainable Development, Global Education, Curriculum Reforms, Educational Policy*.

اقوامِ متحدہ نے عالمی سطح پر تعلیم کے معیار، مساوات اور فراگیری کو فروغ دینے کے لیے جدید نصابِ تعلیم کی تشکیل اور ترویج میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اس مقالے میں اقوامِ متحدہ کی ان کوششوں کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو اس نے تعلیم کے عالمی نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے کیں۔ خاص طور پر یونیسکو(UNESCO) ، یونیسف (UNICEF)اور یونائیٹڈ نیشنز ڈیولپمنٹ پروگرام (UNDP) جیسے اداروں کے تعلیمی منصوبوں کا مطالعہ کیا گیا ہے جن کے ذریعے نصاب میں تکنیکی مہارتوں، عالمی شہری شعور، پائیدار ترقی (Sustainable Development) اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے عناصر کو شامل کیا گیا۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے ایجوکیشن فار آل(Education for All) ،

ملینیم ڈیولپمنٹ گولز (MDGs) اور سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ گولز (SDGs) کے تحت تعلیم کے نصاب میں جدت لانے کی کوششوں نے ترقی پذیر ممالک کے تعلیمی نظاموں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ تاہم، ان اصلاحات کو مختلف ثقافتی، نظریاتی اور سماجی تناظر میں کئی چیلنجز کا سامنا بھی ہے، جن میں مقامی اقدار سے ہم آہنگی، نصابی خود مختاری، اور عالمی بیانیے کے غلبے کے مسائل شامل ہیں۔ یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے زیرِ اہتمام جدید نصاب کی ترویج ایک بین الاقوامی علمی و فکری عمل ہے جو اگرچہ تعلیم کے عالمی معیار کو بہتر بنانے میں مددگار ہے، لیکن اس کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ اسے کس حد تک مقامی تعلیمی تناظر اور ثقافتی حساسیت کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔

تعلیم کی عالمی اہمیت اور نصاب کی تشکیل کی تاریخ

تعلیم انسانی تہذیب کی اساس ہے۔ یہ نہ صرف علم کی منتقلی کا ذریعہ ہے بلکہ انسانی شعور، اخلاقیات اور تمدنی ترقی کا بنیادی ستون بھی ہے۔ تمام اقوامِ عالم نے اپنے معاشرتی اور فکری ارتقاء کے ساتھ ساتھ تعلیم کے نظام اور نصاب کی تشکیل کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے کی کوشش کی ہے۔ نصاب دراصل وہ فکری و عملی خاکہ ہے جو کسی قوم کی فکری شناخت، مذہبی اقدار اور تہذیبی مقاصد کا مظہر ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر تعلیم کی اہمیت کو اقوامِ متحدہ نے اپنے چارٹر میں بھی واضح کیا، جہاں تعلیم کو انسانی بنیادی حق کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ یہی تصور بعد میں مختلف معاہدات، جیسے Universal Declaration of Human Rights (1948) اور Sustainable Development Goals (2015) میں مزید مضبوط ہوا۔

> " Education is the most powerful weapon which you can use to change the world[i]".
>
> "تعلیم وہ سب سے مؤثر ہتھیار ہے جس کے ذریعے آپ دنیا کو بدل سکتے ہیں۔"

یہ قول تعلیم کی تبدیلی آفرینی قوت کو بیان کرتا ہے۔ نلسن منڈیلا کے نزدیک تعلیم محض علمی یا معاشی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ عالمی امن، انسانی وقار، اور معاشرتی عدل کا بنیادی محرک ہے۔ اسی نظریے نے بعد میں اقوام متحدہ کے تعلیمی وژن کو متاثر کرتا ہے۔

> " Since wars begin in the minds of men, it is in the minds of men that the defenses of peace must be constructed[ii]".
>
> "چونکہ جنگیں انسانوں کے ذہنوں میں جنم لیتی ہیں، لہٰذا امن کے دفاع بھی انسانوں کے ذہنوں میں ہی تعمیر کیے جانے چاہئیں۔"

یہ جملہ یونیسکو کے قیام کے وقت طے شدہ بنیادی فلسفہ تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے مطابق نصاب اور تعلیم کا بنیادی مقصد محض علم کی فراہمی نہیں بلکہ ذہنی و اخلاقی سطح پر انسان کو امن پسند، روادار اور ذمہ دار شہری بنانا ہے۔

---

[i] Nelson Mandela, Speech at Planetarium, Johannesburg, July 16, 1990.

[ii] UNESCO, Constitution of the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization, London, November 16, 1945.

نصاب کی تاریخی تشکیل کا جائزہ

نصاب کی تشکیل کی تاریخ انسانی تہذیب کی تاریخ سے جڑی ہوئی ہے۔ ابتدائی ادوار میں تعلیم مذہبی اداروں تک محدود تھی، جہاں نصاب مذہبی تعلیمات اور اخلاقی اصولوں پر مشتمل ہوتا تھا۔

- قدیم یونان میں نصاب کا مرکز فلسفہ، منطق اور جسمانی تربیت تھا۔ افلاطون کی Academy اور ارسطو کی Lyceum نے نصاب کے فکری خدوخال متعین کیے۔
- اسلامی تہذیب میں نصاب نے دینی و دنیاوی علوم کے درمیان توازن پیدا کیا۔ مدارس میں قرآن، حدیث، فقہ، نحو، منطق، ریاضی، طب اور فلکیات شامل تھے۔
- یورپ میں نشاۃ ثانیہ کے بعد نصاب میں سائنسی علوم اور تجرباتی طریقۂ تعلیم کو شامل کیا گیا، جس نے جدید تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی۔

> “ The curriculum is a reflection of society it tells us what we value and what we wish to transmit to the next generation[iii]”.
>
> “نصاب معاشرے کا آئینہ ہے یہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کس چیز کو قیمتی سمجھتے ہیں اور آنے والی نسلوں کو کیا منتقل کرنا چاہتے ہیں۔”

امریکی فلسفی جان ڈیوی کے مطابق نصاب محض تدریسی خاکہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی بیانیہ ہے جو سماجی اقدار، فکری رجحانات اور نظریاتی ترجیحات کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کے زیرِ نگرانی نصاب کی تشکیل ہمیشہ عالمی اقدار، انسانی حقوق، اور پائیدار ترقی کے اصولوں پر مبنی رہی ہے۔

> “ Education must aim at the full development of the human personality and the strengthening of respect for human rights and fundamental freedoms[iv]”.
>
> “تعلیم کا مقصد انسانی شخصیت کی مکمل نشوونما اور انسانی حقوق و بنیادی آزادیوں کے احترام کو مضبوط کرنا ہونا چاہیے۔”

یہ شق عالمی سطح پر تعلیم کے فلسفہ کی بنیاد ہے۔ اقوام متحدہ کے اس اعلامیے نے نصاب کی تشکیل کے لیے اخلاقی و انسانی بنیاد فراہم کی۔ نصاب کو اب محض علمی نہیں بلکہ اخلاقی اور عالمی شعور کی تشکیل کا ذریعہ سمجھا جانے لگا۔ تعلیم کی عالمی اہمیت انسانی تہذیب کے تسلسل سے وابستہ ہے۔ نصاب کی تشکیل ایک ارتقائی عمل ہے جو زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق ڈھلتا رہتا ہے۔ اقوام متحدہ کے قیام کے بعد نصاب کی تشکیل میں انسانی برابری، امن، اور عالمی شہریّت جیسے تصورات نے مرکزی

iii John Dewey, Democracy and Education (New York: Macmillan, 1916), 58.
iv Article 26(2), Universal Declaration of Human Rights, 1948

حیثیت اختیار کی۔ یوں نصاب اب محض تدریس کا آلہ نہیں بلکہ عالمی فکری یکسانیت، انسانی حقوق اور پائیدار ترقی کے نظریے کا ترجمان بن چکا ہے۔

اقوام متحدہ کا تعلیمی وژن: قیام سے عصرِ حاضر تک

اقوامِ متحدہ (United Nations) کے قیام (1945) کے فوراً بعد یہ احساس شدت سے ابھرا کہ پائیدار امن، انسانی ترقی اور بین الاقوامی تعاون کی بنیاد صرف تعلیم کے ذریعے ہی رکھی جا سکتی ہے۔ دوسری عالمی جنگ نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ جنگوں کی جڑ جہالت، تعصب اور غیر اخلاقی نظریاتی تربیت میں پیوست ہوتی ہے۔ لہٰذا اقوام متحدہ نے اپنی ابتدائی دستاویزات میں ہی تعلیم کو انسانی حقوق، امن، مساوات اور عالمی شہریت کے فروغ کا بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ اسی تصور کے تحت 1945ء میں یونیسکو (UNESCO) کا قیام عمل میں آیا تاکہ تعلیم، سائنس اور ثقافت کے ذریعے اقوام کے مابین "اخلاقی اتحاد" کو فروغ دیا جا سکے۔ اقوام متحدہ کے تمام ذیلی ادارے جیسے UNICEF, UNDP, اور World Bank's Education Sector اسی وژن کے تسلسل میں نصاب سازی اور تعلیمی پالیسیوں پر اثر انداز ہوئے۔

اقوام متحدہ کا ابتدائی وژن: تعلیم برائے امن

> " Since wars begin in the minds of men, it is in the minds of men that the defenses of peace must be constructed[v]".
>
> "چونکہ جنگیں انسانوں کے ذہنوں میں جنم لیتی ہیں، اس لیے امن کے قلعے بھی انسانوں کے ذہنوں میں ہی تعمیر کیے جانے چاہئیں۔"

یہ فقرہ اقوامِ متحدہ کے تعلیمی وژن کا مرکزی ستون ہے۔ اس کے مطابق تعلیم کا مقصد محض معلومات کی فراہمی نہیں بلکہ ذہنی و اخلاقی تطہیر ہے، تاکہ انسانی شعور کو جنگ، تعصب اور نفرت سے پاک کر کے امن اور تعاون کے راستے پر ڈالا جائے۔ یہی نظریہ Peace Education کی بنیاد بنا، جس پر یونیسکو نے 1950 کی دہائی سے متعدد نصابی منصوبے شروع کیے۔

یونیسکو کا کردار اور عالمی تعلیمی فلسفہ

یونیسکو کے قیام کے بعد تعلیم کے میدان میں عالمی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے گئے۔ ان میں سے نمایاں ہیں:

- International Bureau of Education (IBE) کا قیام، جو عالمی نصابی رہنما اصول وضع کرتا ہے۔
- Education for All (EFA) تحریک (1990)، جس نے ہر بچے کو بنیادی تعلیم کا حق دینے پر زور دیا۔
- Sustainable Development Goal 4 (SDG-4) (2015) جس کا مقصد "سب کے لیے معیاری، جامع اور مساوی تعلیم" کو یقینی بنانا ہے۔

---

[v] Preamble to the Constitution of UNESCO, 1945

" Education shall be directed to the full development of the human personality and to the strengthening of respect for human rights and fundamental freedoms[vi]".

"تعلیم کو انسانی شخصیت کی مکمل نشوونما اور انسانی حقوق و بنیادی آزادیوں کے احترام کو مضبوط کرنے کی طرف مبذول ہونا چاہیے۔"

یہ دفعہ اقوامِ متحدہ کے تعلیمی وژن کی بنیاد ہے۔ اس کے مطابق تعلیم کا مقصد محض اقتصادی ترقی نہیں بلکہ انسانی وقار، مساوات، اور آزادی کے شعور کی تربیت ہے۔ یہی اصول بعد میں یونیسکو، یونیسف اور ورلڈ بینک کی تعلیمی پالیسیوں میں شامل ہوئے۔

تعلیم برائے ترقی (Education for Development)

1960 کی دہائی میں تعلیم کو ترقی کے وسیلے کے طور پر دیکھا جانے لگا۔ نو آزاد ممالک میں غربت اور ناخواندگی کے خاتمے کے لیے اقوام متحدہ نے "Human Capital Theory" پر مبنی تعلیمی پالیسیوں کو فروغ دیا۔

یونیسکو اور UNDP نے ایسے نصابات تیار کیے جن میں معاشی ترقی، فنی مہارت، اور سائنسی سوچ کو ترجیح دی گئی۔

" Investment in education is not only a social imperative but an economic necessity for national progress[vii]".

"تعلیم میں سرمایہ کاری صرف سماجی فریضہ نہیں بلکہ قومی ترقی کے لیے ایک معاشی ضرورت بھی ہے۔"

یہ اقتباس اقوام متحدہ کے اس تصور کو ظاہر کرتا ہے کہ تعلیم انسانی سرمائے (Human Capital) میں سب سے قیمتی سرمایہ کاری ہے۔ اس نے تعلیم کو قومی معیشت کے بنیادی جزو کے طور پر متعارف کرایا، جس کے نتیجے میں تعلیمی منصوبہ بندی کو ریاستی پالیسی کا حصہ بنایا گیا۔

- **عصرِ حاضر میں اقوام متحدہ کا وژن:** تعلیم برائے پائیدار ترقی (Education for Sustainable Development)
- اقوام متحدہ کے موجودہ وژن کے مطابق تعلیم کو پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے اہداف سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ SDG-4 (2015–2030) کے تحت دنیا بھر میں تعلیم کو مساوات، صنفی برابری، ماحولیاتی شعور، اور عالمی شہریّت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

" Education is the key to achieving all other sustainable development goals[viii]".

[vi] Universal Declaration of Human Rights, Article 26(2), 1948

[vii] UNESCO. World Education Report. Paris: UNESCO Publishing, 1974.

[viii] UNESCO. Education 2030: Incheon Declaration and Framework for Action. Paris: UNESCO, 2015.

"تعلیم وہ کنجی ہے جس کے ذریعے دیگر تمام پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں۔"

یہ اقتباس عصرِ حاضر کے تعلیمی وژن کی جامع ترجمانی کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق تعلیم صرف ایک شعبہ نہیں بلکہ ایک کراس سیکٹرل فاؤنڈیشن ہے جو غربت، صحت، ماحولیات اور صنفی برابری جیسے تمام اہداف کے حصول میں مددگار ہے۔

یونیسف کا وژن: تعلیم برائے مساوات

یونیسف کا بنیادی ہدف تعلیم کے ذریعے سماجی انصاف اور صنفی مساوات کو فروغ دینا ہے۔ اس کے نصابی منصوبے بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں لڑکیوں کی تعلیم، خصوصی بچوں کی شمولیت، اور بنیادی تعلیم کے فروغ پر مرکوز ہیں۔

" Every child has the right to learn. Education is the great equalizer[ix]".

"ہر بچے کا سیکھنے کا حق ہے۔ تعلیم سب سے بڑی مساوات پیدا کرنے والی قوت ہے۔"

یونیسف کا یہ بیان تعلیم کے سماجی پہلو کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے وژن کے مطابق ہے جس میں تعلیم کو طبقاتی، صنفی اور نسلی تفاوت کو مٹانے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں ڈیجیٹل وژن اور عالمی نصاب

اقوام متحدہ کے حالیہ منصوبوں میں تعلیم کو ڈیجیٹل شمولیت (Digital Inclusion) کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

- 2020 کے بعد UNESCO's Global Education Coalition نے " Learning Never Stops" کے عنوان سے COVID-19 کے دوران آن لائن تعلیم کو فروغ دیا۔
- AI and Education Guidance (2023) میں اقوام متحدہ نے مصنوعی ذہانت کو تعلیم میں اخلاقی حدود کے اندر استعمال کرنے کی پالیسی وضع کی۔

" Digital education must be inclusive, equitable, and guided by ethics and human values[x]".

"ڈیجیٹل تعلیم کو جامع، منصفانہ اور اخلاقی و انسانی اقدار کے تابع ہونا چاہیے۔"

یہ جدید وژن تعلیم کے مستقبل کی سمت متعین کرتا ہے۔ اب نصاب سازی میں نہ صرف عالمی شہریّت بلکہ ڈیجیٹل اخلاقیات (Digital Ethics) کو بھی بنیادی عنصر مانا جارہا ہے۔

[ix] UNICEF. Annual Report 2020. New York: United Nations Children's Fund, 2020.
[x] UNESCO. AI and Education: Guidance for Policy-makers. Paris: UNESCO Publishing, 2023.

عالمی تعلیمی اصلاحات میں اقوامِ متحدہ کے کردار کا اجمالی تعارف

اقوامِ متحدہ نے اپنے قیام (1945ء) کے بعد تعلیم کو محض ایک شعبۂ خدمات (service sector) کے طور پر نہیں بلکہ انسانی ترقی، امن، معاشرتی انصاف اور پائیدار عالمی نظم کے قیام کے بنیادی ستون کے طور پر تسلیم کیا۔ اس نظریے کے تحت اقوام متحدہ نے تعلیم کے نظام کو عالمی سطح پر ایک منظم اور باہمی ہم آہنگی کے دائرے میں لانے کی کوشش کی۔ اس مقصد کے لیے اقوام متحدہ نے مختلف ادارہ جاتی اقدامات (Institutional Mechanisms)، بین الاقوامی معاہدات، اور اصلاحی تحریکیں (Educational Reforms) متعارف کرائیں، جنہوں نے نصاب، تدریسی فلسفے، اور عالمی تعلیمی اہداف کے خدوخال بدل دیے۔

تعلیمی اصلاحات کا پس منظر

دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں تعلیمی نظام شکستہ اور غیر متوازن تھا۔ صنعتی ترقی، عالمی امن، اور سماجی استحکام کے لیے تعلیم کو از سرِ نو منظم کرنا ناگزیر تھا۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر اقوامِ متحدہ نے تعلیمی شعبے میں درج ذیل تین بنیادی اصول متعین کیے:

1. تعلیم انسانی حق ہے۔
2. تعلیم امن اور ترقی کے لیے ناگزیر عنصر ہے۔
3. تعلیم کا نظام عالمی ہم آہنگی اور مساوات پر مبنی ہونا چاہیے۔

یونیسکو (UNESCO) کی قیادت میں اصلاحی اقدامات

اقوام متحدہ کے نظام کے اندر یونیسکو نے تعلیمی اصلاحات کے تمام بڑے منصوبوں کی قیادت کی۔ اس نے تعلیم کے فلسفے، نصاب کے ڈھانچے اور تدریسی مقاصد کو عالمی اقدار سے ہم آہنگ کرنے کی بنیاد رکھی۔

> " UNESCO is the intellectual agency of the United Nations that seeks to build peace through education, science and culture[xi]".
>
> "یونیسکو اقوام متحدہ کا فکری ادارہ ہے جو تعلیم، سائنس اور ثقافت کے ذریعے امن کی تعمیر کے لیے کوشاں ہے۔"

یہ بیان اقوام متحدہ کی تعلیمی پالیسی کے فکری رخ کو واضح کرتا ہے۔ تعلیم کو امن کے فروغ اور بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد کے طور پر پیش کیا گیا۔ یونیسکو نے اس تصور کو عملی شکل دینے کے لیے "تعلیم برائے امن" (Education for Peace) اور "عالمی شہریت کی تعلیم" (Global Citizenship Education) جیسے منصوبے شروع کیے۔

[xi] UNESCO. Mission Statement. Paris: UNESCO Archives, 1946.

تعلیم برائے سب 1990 (Education for All)

1990 میں جو میٹیئن کانفرنس میں اقوام متحدہ نے "تعلیم برائے سب" (EFA) کی عالمی تحریک کا آغاز کیا۔ اس تحریک کا مقصد دنیا کے ہر بچے، نوجوان اور بالغ کو معیاری بنیادی تعلیم فراہم کرنا تھا۔

> " Every person child, youth and adult shall be able to benefit from educational opportunities designed to meet their basic learning needs[xii]".
>
> "ہر شخص بچہ، نوجوان یا بالغ کو ایسے تعلیمی مواقع میسر ہونے چاہئیں جو اس کی بنیادی تعلیمی ضروریات پوری کریں۔"

یہ اعلان عالمی تعلیمی مساوات کی بنیاد ہے۔ اقوام متحدہ نے تعلیم کو طبقاتی، صنفی اور جغرافیائی تفریق سے بالاتر قرار دیا۔ اس سے نصاب میں "انسانی شمولیت" اور "مساوات" کے تصورات مضبوط ہوئے۔

ڈاکار ایکشن فریم ورک 2000

جو میٹیئن کے بعد ڈاکار (Dakar, Senegal) میں منعقدہ عالمی تعلیمی فورم (2000) میں "تعلیم برائے سب" کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ یہ فریم ورک 2015 تک کے اہداف طے کرنے میں سنگِ میل ثابت ہوا۔

> " We reaffirm our commitment to achieving education for all by 2015, ensuring that no child is left behind[xiii]".
>
> "ہم اپنی اس عہد بندی کی تجدید کرتے ہیں کہ 2015 تک تعلیم برائے سب کے اہداف حاصل کیے جائیں، اور کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے۔"

یہ دستاویز اقوام متحدہ کے عزم کی عملی شکل ہے۔ اس میں نصاب کو جدید معاشی و سماجی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور صنفی تفاوت کو ختم کرنے کے لیے جامع رہنما اصول متعین کیے گئے۔

پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals – SDG 4)

2015 میں اقوام متحدہ نے تعلیم کے لیے چوتھا ہدف مقرر کیا:

SDG 4: "Ensure inclusive and equitable quality education and promote lifelong learning opportunities for all".

اس ہدف نے نصاب سازی کو بین الاقوامی سطح پر پائیدار ترقی کے وسیع تر فریم ورک سے جوڑ دیا۔

> " Quality education lies at the heart of sustainable development[xiv]".

[xii] UNESCO. World Declaration on Education for All. Jomtien, Thailand: UNESCO, 1990.

[xiii] UNESCO. The Dakar Framework for Action: Education for All Meeting Our Collective Commitments. Paris: UNESCO, 2000.

[xiv] UNESCO. Global Education Monitoring Report. Paris: UNESCO Publishing, 2016.

"معیاری تعلیم پائیدار ترقی کے مرکز میں واقع ہے۔"

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اقوام متحدہ نے تعلیم کو دیگر تمام سماجی و معاشی اصلاحات کی بنیاد قرار دیا۔ اب تعلیم کو صرف معلومات کی فراہمی نہیں بلکہ ایک ترقیاتی محرک (Development Catalyst) سمجھا جاتا ہے۔

" Global Citizenship Education empowers learners to engage and assume active roles both locally and globally to face and resolve global challenges[xv]".

"عالمی شہریت کی تعلیم طلبہ کو یہ طاقت دیتی ہے کہ وہ مقامی اور عالمی سطح پر فعال کردار ادا کریں اور عالمی مسائل کے حل میں حصہ لیں۔"

یہ تصور نصاب سازی کے نئے عالمی رجحان کی بنیاد ہے۔ اقوام متحدہ نے نصاب کو عالمی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ جوڑ کر تعلیم کو اخلاقی و سماجی شعور کی تربیت کا ذریعہ بنا دیا۔

COVID-19 کے بعد کی اصلاحات: تعلیم کا ڈیجیٹل انقلاب

2020 کے بعد جب COVID-19 نے عالمی تعلیمی نظام کو مفلوج کیا، تو اقوام متحدہ نے "Global Education Coalition" قائم کی تاکہ تعلیم کے تسلسل کو برقرار رکھا جا سکے۔ اس کے تحت نصاب، تدریس، اور سیکھنے کے عمل میں ڈیجیٹل تبدیلی (Digital Transformation) کو فروغ دیا گیا۔

" The pandemic has accelerated the need to rethink education, making digital inclusion and resilience a global priority[xvi]".

"وبا نے تعلیم پر نئے سرے سے غور کی ضرورت کو تیز کر دیا ہے، اور ڈیجیٹل شمولیت و مزاحمت کو عالمی ترجیح بنا دیا ہے۔"

یہ اقتباس ظاہر کرتا ہے کہ اب اقوام متحدہ کی تعلیمی اصلاحات کا مرکز "ڈیجیٹل نصاب سازی" اور "آزمائش کے وقت تعلیم کا تسلسل" ہے۔ اس کے نتیجے میں تعلیم کا تصور مقامی اداروں سے نکل کر ایک عالمی ڈیجیٹل نیٹ ورک کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

یونیسکو (UNESCO) کا قیام، اہداف اور نصاب میں کردار

دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا نے تعلیم کو امن، ترقی اور بین الاقوامی ہم آہنگی کا بنیادی ذریعہ تسلیم کیا۔ جنگ کے دوران انسانی اقدار اور علمی مراکز کی تباہی نے عالمی سطح پر ایسے ادارے کی ضرورت پیدا کی جو علم، ثقافت، تعلیم اور سائنس کے ذریعے دنیا کو ایک مستحکم فکری سمت دے سکے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر اقوامِ متحدہ کے تعلیمی، سائنسی و ثقافتی ادارے

[xv] UNESCO. Policy Paper on Global Citizenship Education. Paris: UNESCO, 2015.
[xvi] UNESCO. Education in a Post-COVID World: Nine Ideas for Public Action. Paris: UNESCO, 2021.

(UNESCO) کا قیام عمل میں آیا، جس نے بعد ازاں نصابِ تعلیم کی تشکیل، معیار بندی، اور تعلیمی نظریات کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

یونیسکو کا قیام اور بنیادی پس منظر

یونیسکو کا قیام 16 نومبر 1945ء کو لندن میں ہوا، جب 44 ممالک کے نمائندے اس بات پر متفق ہوئے کہ پائیدار امن صرف سیاسی و اقتصادی معاہدوں سے نہیں بلکہ ذہنوں اور دلوں میں قائم کیا جا سکتا ہے۔ ادارے کا بنیادی نصب العین یہ تھا کہ:

> "Since wars begin in the minds of men, it is in the minds of men that the defences of peace must be constructed[xvii]".
>
> "چونکہ جنگیں انسان کے ذہن میں پیدا ہوتی ہیں، اس لیے امن کے دفاع بھی انسان کے ذہن میں ہی قائم کیے جانے چاہئیں۔"

یہ اقتباس یونیسکو کے فکری وژن کی بنیاد ہے یعنی تعلیم، ثقافت اور علم کے ذریعے انسان کے ذہن و شعور کو اس سطح تک پہنچانا جہاں جنگ کی بجائے امن کا نظریہ پروان چڑھے۔ یہی نظریہ بعد میں یونیسکو کی نصاب سازی اور عالمی تعلیمی اصلاحات میں رہنما اصول بنا۔

نصاب میں یونیسکو کا کردار: تاریخی اور نظریاتی ارتقاء

یونیسکو نے تعلیم کے میدان میں ابتدا ہی سے Curriculum Development کو ایک سائنسی و سماجی فریضہ قرار دیا۔ اس ادارے کے زیرِ اہتمام 1950ء اور 1960ء کی دہائی میں متعدد بین الاقوامی کانفرنسیں ہوئیں جن میں یہ تصور ابھرا کہ نصاب صرف تعلیمی مواد کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانی شخصیت سازی کا ایک عالمی فریم ورک ہے۔ یونیسکو کے سابق ڈائریکٹر جنرل جولین ہاکسلی (Julian Huxley) نے کہا:

> "The task of UNESCO is to help in the building of a single world culture with its own philosophy and background of ideas[xviii]".
>
> "یونیسکو کا مقصد ایک ایسی عالمی ثقافت کی تعمیر میں مدد دینا ہے جو اپنی مخصوص فلسفیانہ بنیادوں اور فکری پس منظر پر قائم ہو۔"

ہاکسلی کا یہ تصور واضح کرتا ہے کہ یونیسکو کی نصاب سازی کا مقصد صرف تعلیم کی فراہمی نہیں بلکہ ایک "عالمی فکری وحدت" کی تشکیل ہے۔ اس میں نصاب کے ذریعے انسانی اقدار، عقائد، اور فکری رویوں کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ دنیا ایک مشترکہ فکری پلیٹ فارم پر آ جائے۔

---

xvii Constitution of the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization. London: UNESCO, 1945.

xviii Julian Huxley, UNESCO: Its Purpose and Its Philosophy, 1946, p. 15

یونیسکو کا نصابی وژن اور پائیدار ترقی (SDG-4)

اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (SDGs) میں چوتھا ہدف (SDG-4) "معیاری تعلیم" سے متعلق ہے۔ یونیسکو کو اس ہدف کا نگرانی ادارہ (Lead Agency) مقرر کیا گیا۔ یونیسکو نے نصاب سازی کے میدان میں محض تعلیمی اصلاحات ہی نہیں کیں بلکہ ایک نظریاتی انقلاب برپا کیا۔ اس نے نصاب کو قومی شناخت سے آگے بڑھا کر عالمی شعور اور انسانی وحدت کے فکری نظام میں ضم کیا۔ تاہم، ناقدین کے مطابق یہ ماڈل بعض اوقات مقامی ثقافتوں، مذہبی اقدار اور نظریاتی تنوع کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ یونیسکو کے عالمی نصابی ماڈل کو اسلامی، مشرقی اور مقامی تناظر میں متوازن انداز سے اپنایا جائے۔

یونیسف (UNICEF) کا ابتدائی و ثانوی تعلیم میں نصاب سازی پر اثر

اقوامِ متحدہ کے نظام میں یونیسف (United Nations International Children's Emergency Fund) وہ ادارہ ہے جو بچوں کی فلاح، صحت، اور تعلیم کے فروغ کے لیے سب سے زیادہ فعال کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اگرچہ اس کا قیام ابتدا میں جنگ زدہ علاقوں کے بچوں کو انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے ہوا تھا، لیکن جلد ہی اس کی توجہ تعلیم، بالخصوص ابتدائی و ثانوی نصاب کی اصلاح کی طرف مبذول ہوئی۔

یونیسف نے تعلیم کو بنیادی انسانی حق قرار دیتے ہوئے اسے بچوں کی فکری، اخلاقی اور سماجی تربیت کا مرکز تسلیم کیا۔ چنانچہ اس ادارے نے عالمی سطح پر ایسے نصاب کی تشکیل میں حصہ لیا جو نہ صرف تعلیم کی فراہمی کو ممکن بنائے بلکہ تعلیمی مساوات، صنفی برابری اور عالمی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بھی بنے۔

یونیسف کا تاریخی پس منظر اور نصابی مداخلت کا آغاز

یونیسف کا قیام 1946ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے تحت ہوا۔ ابتدا میں اس کا مقصد جنگ عظیم دوم سے متاثرہ بچوں کو خوراک اور طبی امداد دینا تھا، مگر 1953ء میں ادارے کے مینڈیٹ (Mandate) میں توسیع کی گئی اور اسے مستقل ادارے کا درجہ دے دیا گیا۔ اس کے بعد یونیسف نے تعلیم کو اپنی پالیسی کا مرکزی ستون (Core Pillar) قرار دیا۔ یونیسف کے ابتدائی نظریاتی فریم ورک میں کہا گیا:

> "Education is the foundation for human development and the key to breaking the cycle of poverty[xix]".
>
> "تعلیم انسانی ترقی کی بنیاد ہے اور غربت کے چکر کو توڑنے کی کنجی ہے۔"

[xix] UNICEF, The State of the World's Children 1999, New York: UNICEF, 1999, p. 12

یہ اقتباس ظاہر کرتا ہے کہ یونیسف تعلیم کو محض نصابی سرگرمی نہیں بلکہ ایک سماجی تبدیلی کا محرک سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک ابتدائی اور ثانوی تعلیم وہ مرحلہ ہے جہاں انسانی شخصیت کی بنیاد رکھی جاتی ہے، اس لیے نصاب کو بچوں کی فطرت، ضرورت اور معاشرتی سیاق کے مطابق تشکیل دیا جانا ضروری ہے۔

یونیسف اور ابتدائی تعلیم میں نصاب سازی

یونیسف نے ابتدائی (Primary) سطح کے نصاب کو بچوں کی فطری نشوونما اور سماجی شرکت کے لیے بنیادی ذریعہ قرار دیا۔ اس ادارے نے "Child-Friendly Schools Initiative" کے تحت ایسے نصابی ماڈل پیش کیے جو تعلیم کو جبر کے بجائے تجربے، کھیل اور مشاہدے کے ذریعے سکھانے پر زور دیتے ہیں۔

> "Child-friendly education means learning that is relevant, inclusive, and participatory[xx]".
>
> "بچوں کے لیے دوستانہ تعلیم وہ ہے جو بامعنی، شمولیتی اور شراکتی ہو۔"

یہ تصور نصاب سازی میں Pedagogical Humanism کا مظہر ہے، یعنی تعلیم کو بچوں کی فطرت اور تجربات سے ہم آہنگ کرنا۔ یونیسف کے نزدیک ابتدائی نصاب میں زبان، ریاضی اور معاشرتی علوم کے ساتھ ساتھ اخلاقیات، ماحولیاتی شعور، اور سماجی ذمہ داری کے پہلو بھی شامل ہونے چاہئیں۔

یونیسف اور ثانوی تعلیم میں نصاب سازی

ثانوی سطح پر یونیسف نے نصاب سازی میں "Competency-Based Learning" کا تصور متعارف کرایا، جس کے ذریعے طلبہ کو عملی زندگی کے لیے تیار کیا جاسکے۔ یونیسف کی ایک رپورٹ میں کہا گیا:

> "Secondary education must equip young people with the knowledge and skills they need to participate fully in society[xxi]".
>
> "ثانوی تعلیم کو نوجوانوں کو وہ علم اور مہارتیں فراہم کرنی چاہئیں جو انہیں معاشرتی زندگی میں فعال شرکت کے قابل بنائیں۔"

یہ نظریہ نصاب کو محض امتحان کی تیاری سے آگے بڑھا کر سماجی شمولیت، روزگار کی قابلیت، اور عالمی شعور کے فروغ کا ذریعہ بناتا ہے۔ یونیسف نے مختلف ممالک میں Curriculum Frameworks تیار کرنے میں تکنیکی معاونت فراہم کی مثلاً پاکستان، بنگلہ دیش، نیپال، نائجیریا اور گھانا میں۔

[xx] UNICEF, Child-Friendly Schools Manual, New York: UNICEF, 2009, p. 8

[xxi] UNICEF, Global Education Strategy 2019–2030, New York: UNICEF, 2020, p. 27

یونیسف اور تعلیم برائے سب(Education for All – EFA)

یونیسف نے یونیسکو کے ساتھ مل کر 1990ء میں عالمی تعلیمی اعلامیہ (Jomtien Declaration) میں حصہ لیا، جس کا بنیادی مقصد ہر بچے کے لیے معیاری بنیادی تعلیم کو یقینی بنانا تھا۔ اعلامیے میں کہا گیا:

> "Every person child, youth and adult shall be able to benefit from educational opportunities designed to meet their basic learning needs[xxii]".
>
> "ہر انسان بچہ، نوجوان اور بالغ ایسی تعلیمی مواقع سے مستفید ہو سکے جو اس کی بنیادی تعلیمی ضروریات پوری کریں۔"

اس شق نے تعلیم کو ایک بنیادی انسانی حق کے طور پر تسلیم کیا اور نصاب سازی کو اس مقصد کے حصول کا کلیدی ذریعہ قرار دیا۔ یونیسف نے بعد ازاں مختلف ممالک میں Curriculum Development Support Units قائم کیے تاکہ تعلیم برائے سب کے ہدف کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

یونیسف کی نصابی حکمتِ عملی: زندگی کے لیے سیکھنا

یونیسف کے مطابق نصاب کی کامیابی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک یہ بچوں کو زندگی کے حقیقی مسائل سے جوڑنے میں مدد نہ کرے۔ اس کے "Learning for Life Framework" (2010) میں درج ہے:

> "Education must not only prepare children for the future, but also enable them to live meaningfully in the present[xxiii]".
>
> "تعلیم کو نہ صرف بچوں کو مستقبل کے لیے تیار کرنا چاہیے بلکہ انہیں حال میں بامعنی زندگی گزارنے کے قابل بھی بنانا چاہیے۔"

یہ تصور نصاب کو محض علمی مواد سے آگے بڑھا کر اخلاقی، جذباتی اور سماجی تربیت کا ذریعہ بناتا ہے۔ اس میں سیکھنے کا مقصد صرف "علم حاصل کرنا" نہیں بلکہ "زندگی گزارنا سیکھنا" ہے—جو جدید نصاب سازی کی فکری بنیاد ہے۔

اسلامی دنیا میں یونیسف کا نصابی اثر

اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP: United Nations Development Programme) کا شمار ان اداروں میں ہوتا ہے جنہوں نے عالمی سطح پر پائیدار ترقی (Sustainable Development) کے نظریے کو عملی قالب میں ڈھالا۔ UNDP کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ تعلیم نہ صرف انسانی ترقی (Human Development) کی بنیاد ہے بلکہ یہ پائیدار، منصفانہ اور پرامن معاشرے کی تعمیر کے لیے ناگزیر عنصر ہے۔ پائیدار ترقیاتی اہداف (Sustainable

[xxii] UNESCO & UNICEF, World Declaration on Education for All, Jomtien, 1990, Article 1
[xxiii] UNICEF, Learning for Life: Global Education Framework, New York: UNICEF, 2010, p. 6

(Development Goals) جو کہ 2015ء میں متعارف ہوئے، ان میں چوتھا ہدف (SDG-4) "معیاری تعلیم" سے متعلق ہے۔ UNDP نے اس ہدف کی تکمیل میں خاص طور پر نصاب سازی، تدریسی طریقوں، اور پالیسی فریم ورک میں گہرا کردار ادا کیا۔

UNDP کا تاریخی اور فکری پس منظر

UNDP کا قیام 1965ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے تحت ہوا۔

اس کا بنیادی مقصد ترقی پذیر ممالک میں غربت کے خاتمے، معاشی استحکام، اور انسانی وسائل کی ترقی کے لیے پالیسی و عملی معاونت فراہم کرنا تھا۔ لیکن جلد ہی UNDP نے یہ محسوس کیا کہ تعلیم کے بغیر کوئی ترقی پائیدار نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اس کے پہلے ہی "Human Development Report" (1990) میں لکھا گیا:

> "People are the real wealth of a nation. The basic objective of development is to create an enabling environment for people to enjoy long, healthy, and creative lives[xxiv]".
>
> "قوموں کی اصل دولت ان کے لوگ ہیں۔ ترقی کا بنیادی مقصد ایسا ماحول پیدا کرنا ہے جہاں لوگ طویل، صحت مند اور تخلیقی زندگی گزار سکیں۔"

UNDP کے نزدیک تعلیم صرف معاشی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی فلاح اور تخلیقی زندگی کی ضمانت ہے۔ یہی فلسفہ آگے چل کر SDG-4 کے نصابی وژن کی فکری بنیاد بنا۔

SDG-4: تعلیم برائے پائیدار ترقی کا عالمی فریم ورک

پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں چوتھا ہدف تعلیم سے متعلق ہے، جس کا عنوان ہے:

> "Ensure inclusive and equitable quality education and promote lifelong learning opportunities for all[xxv]".
>
> "سب کے لیے جامع، منصفانہ اور معیاری تعلیم کو یقینی بنائیں اور زندگی بھر سیکھنے کے مواقع کو فروغ دیں۔"

SDG کا مقصد نصاب کو محض علم کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور ماحولیاتی ذمہ داری کا فروغ بنانا ہے۔ یہ نصاب سیکھنے کو "زندگی کے ساتھ مربوط عمل" کے طور پر پیش کرتا ہے، جو انسانی وقار، صنفی مساوات، امن، اور عالمی شہریت کو فروغ دیتا ہے۔

[xxiv] UNDP, Human Development Report 1990, New York: Oxford University Press, 1990, p. 9
[xxv] United Nations, Transforming Our World: The 2030 Agenda for Sustainable Development, New York: United Nations, 2015, Goal 4

UNDPکا SDG-4 میں کردار

UNDP تعلیم سے متعلق SDG-4 کے مختلف پہلوؤں پر مندرجہ ذیل طریقوں سے کام کر رہا ہے:

پالیسی فریم ورک کی تیاری:

UNDP حکومتوں کے ساتھ مل کر ایسے تعلیمی فریم ورک تیار کرتا ہے جن میں نصاب سازی کو پائیدار ترقی کے اہداف کے مطابق ڈھالا جائے۔

مثلاً بنگلہ دیش، نیپال، پاکستان، نائجیریا اور گھانا میں Education Sector Development Programmes (ESDP) میں UNDP نے کلیدی مشاورت فراہم کی۔

نصاب میں "Sustainability Competencies" کا اضافہ

UNDP نے تجویز کیا کہ نصاب میں ماحولیاتی آگاہی، توانائی کے پائیدار استعمال، اور شہری ذمہ داری جیسے موضوعات شامل کیے جائیں تاکہ نئی نسل عالمی مسائل کو سمجھ سکے۔

Life-long Learning Framework

UNDP نے تعلیم کو زندگی بھر سیکھنے (Life-long Learning) کے تسلسل کے طور پر پیش کیا یعنی نصاب کی تشکیل میں ایسا لچکدار ڈھانچہ ہو جو عمر، مقام یا طبقے کی قید سے آزاد ہو۔

> "Lifelong learning is the cornerstone of sustainable development and human freedom[xxvi]".
>
> "زندگی بھر سیکھنا پائیدار ترقی اور انسانی آزادی کی بنیاد ہے۔"

یہ جملہ واضح کرتا ہے کہ نصاب سازی کو جامد یا وقتی نہیں بلکہ تبدیلی پذیر اور لچکدار نظام کے طور پر ترتیب دینا UNDP کی پالیسی کا بنیادی جز ہے۔

UNDP اور نصاب میں ماحولیاتی و اخلاقی تعلیم

UNDP نے تعلیم کو صرف سائنسی یا معاشی مقاصد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ماحولیاتی تحفظ، سماجی انصاف اور اخلاقی تربیت سے بھی جوڑا۔ اس ضمن میں 2016ء کی رپورٹ "Human Development for Everyone" میں کہا گیا:

> "Education that fosters environmental awareness and ethical responsibility is central to sustainable human progress[xxvii]".

[xxvi] UNDP, Human Development Report 2001, New York: Oxford University Press, 2001, p. 32

[xxvii] UNDP, Human Development Report 2016: Human Development for Everyone, New York: UNDP, 2016, p. 45

"ایسی تعلیم جو ماحولیاتی شعور اور اخلاقی ذمہ داری کو پروان چڑھائے، انسانی ترقی کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔"

یہ تصور نصاب کو صرف علم کی ترسیل نہیں بلکہ اخلاقی و ماحولیاتی شعور کی تربیت کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اس کے مطابق ہر نصاب میں اخلاقی اقدار، معاشرتی مساوات اور فطری توازن کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ طلبہ عالمی ذمہ داری کا احساس پیدا کر سکیں۔

UNDP اور تعلیم برائے عالمی شہریت (Global Citizenship Education)

UNDP نے یونیسکو کے ساتھ مل کر Global Citizenship Education (GCED) کو فروغ دیا، جس کے مطابق نصاب میں درج ذیل عناصر شامل کیے جانے چاہئیں:

- انسانی حقوق اور عالمی اقدار کی تعلیم
- ثقافتی تنوع کا احترام
- عالمی امن اور تنازعات کے حل کی تعلیم
- اقوامِ عالم میں باہمی انحصار کا شعور

"Education must enable learners to think globally and act locally[xxviii]".

"تعلیم کو سیکھنے والوں میں یہ صلاحیت پیدا کرنی چاہیے کہ وہ عالمی سطح پر سوچیں اور مقامی سطح پر عمل کریں۔"

یہ جملہ نصاب سازی میں عالمی اور مقامی ربط (Glocalization) کا فلسفہ پیش کرتا ہے۔ یعنی طلبہ کو ایسا نصاب پڑھایا جائے جو انہیں اپنی ثقافت میں رہتے ہوئے عالمی سطح پر کردار ادا کرنے کے قابل بنائے۔

UNDP کا SDG-4 کے نصاب پر عملی اثر

دنیا کے متعدد ممالک نے UNDP کی سفارشات کی روشنی میں اپنے نصاب میں تبدیلیاں کیں، مثلاً:

- فن لینڈ: نصاب میں "Sustainability and Global Citizenship" بطور لازمی موضوع شامل کیا گیا۔
- **ملیشیا:** نصاب میں "Ethics and Environmental Studies" شامل کیا گیا۔
- **پاکستان:** "Education for Sustainable Development" کے نام سے نئے نصابی ماڈیولز متعارف کروائے گئے (UNDP کے تعاون سے، 2019)۔

[xxviii] UNDP & UNESCO, Global Citizenship Education for Sustainable Development, Paris: UNESCO, 2018, p. 22

یہ تمام اقدامات اس امر کی دلیل ہیں کہ UNDP نے نصاب سازی کے عالمی ڈھانچے کو پائیدار، اخلاقی اور انسان دوست سمت میں بدلنے میں اہم کردار ادا کیا۔UNDP نے پائیدار ترقی کے نظریے کے ذریعے نصاب سازی کو عالمی سطح پر ایک نئی سمت دی۔

اس نے نصاب میں اخلاقی تربیت، ماحولیاتی آگاہی، صنفی مساوات، اور عالمی ذمہ داری جیسے عناصر شامل کرنے کی تحریک پیدا کی۔یوں UNDP کے تحت SDG-4 ایک ایسا نصابی ماڈل بن گیا جو تعلیم کو زندگی، ماحول، اور انسانیت کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ حقیقی پائیدار تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ یہ ماڈل مقامی اقدار، دینی تعلیمات، اور ثقافتی تنوع سے متوازن ہو۔

ایشیا میں نصاب کی اصلاحات

ایشیا دنیا کا سب سے متنوع اور آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا براعظم ہے، جہاں مختلف تہذیبیں، زبانیں، اور سماجی و اقتصادی نظام ایک ساتھ موجود ہیں۔ اس تنوع کے باوجود، تعلیم کے میدان میں اقوام متحدہ نے یہاں یکسانیت، معیار، اور پائیدار ترقی کے اہداف کے لیے مختلف نصابی اصلاحاتی منصوبے متعارف کروائے۔ ان اصلاحات کا بنیادی مقصد تعلیمی معیار کو بہتر بنانا، غربت و ناخواندگی کے خاتمے میں مدد دینا، اور تعلیمی نظام کو عالمی پائیدار ترقیاتی ایجنڈا (Sustainable Development Agenda 2030) کے ساتھ ہم آہنگ کرنا تھا۔

یونیسکو (UNESCO)، یونیسف (UNICEF)، اور UNDP کے اشتراک سے ایشیائی ممالک میں کئی ایسے منصوبے نافذ کیے گئے جنھوں نے نصاب سازی، تدریسی تربیت، اور تعلیمی پالیسی سازی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان منصوبوں میں خاص طور پر "Asia-Pacific Education for All Framework"، "Education 2030 Agenda in Asia-Pacific"، اور "Regional Network for Quality Education" نمایاں ہیں۔

یونیسکو اور ایشیائی تعلیمی اصلاحات

یونیسکو نے 1950ء کی دہائی سے ایشیا میں تعلیمی ترقی کے لیے اپنی سرگرمیاں شروع کیں۔ اس ادارے نے Bangkok Office (Asia-Pacific Regional Bureau for Education) کے ذریعے نصاب سازی، اساتذہ کی تربیت، اور تعلیمی پالیسی میں تکنیکی معاونت فراہم کی۔یونیسکو کی ایک رپورٹ کے مطابق:

> "Education systems in Asia have undergone significant transformations under the influence of UNESCO's policy frameworks, which aim to align national curricula with global competency standards[xxix]".
>
> "یونیسکو کی پالیسی فریم ورک کے اثر کے تحت ایشیا میں تعلیمی نظاموں میں نمایاں تبدیلیاں آئیں، جن کا مقصد قومی نصاب کو عالمی صلاحیتی معیار کے مطابق بنانا تھا۔"

[xxix] UNESCO, "Asia-Pacific Education Review," 2018, p. 12

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ یونیسکو نے صرف تعلیمی اصلاحات کی ترغیب ہی نہیں دی بلکہ ایشیائی ممالک کے نصابی ڈھانچے میں عالمی معیار کے اصولوں کو رائج کرنے میں عملی کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر، جاپان، جنوبی کوریا، اور سنگاپور جیسے ممالک نے اپنے نصاب میں "Critical Thinking" اور "Global Citizenship" جیسے مضامین کو یونیسکو کی سفارشات کی بنیاد پر شامل کیا۔

یونیسف کے ذریعے ابتدائی و ثانوی تعلیم میں اصلاحات

یونیسف نے ایشیائی خطے میں خصوصاً بچوں کے حقوق اور تعلیم کے دائرے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس ادارے کی توجہ زیادہ تر ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے نصاب میں مساوات، صنفی برابری، اور تعلیم تک رسائی کو فروغ دینے پر رہی۔ یونیسف کے مطابق:

> "UNICEF's education programs in South and East Asia have focused on integrating child-centered and inclusive pedagogies into national curricula[xxx]".
>
> "جنوبی اور مشرقی ایشیا میں یونیسف کے تعلیمی پروگراموں نے بچوں پر مبنی اور شمولیتی تدریسی طریقہ کار کو قومی نصاب کا حصہ بنانے پر توجہ دی ہے۔"

اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یونیسف کا نصاب سازی پر اثر صرف تعلیمی مواد تک محدود نہیں بلکہ تدریسی فلسفہ تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان، نیپال، اور بنگلہ دیش جیسے ممالک نے Child-Friendly Schools پروگرام کے تحت نصاب میں طلبہ کی ذہنی نشوونما، صنفی احترام، اور انسانی حقوق کے پہلو شامل کیے۔

UNDP اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDG-4)

اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) نے ایشیا میں تعلیم کے شعبے کو Sustainable Development Goal 4 (معیاری تعلیم) کے تحت مضبوط بنانے کے لیے مختلف منصوبے شروع کیے۔ ان منصوبوں میں نصاب سازی کو پائیدار ترقی، ماحولیاتی آگاہی، اور ڈیجیٹل تعلیم کے ساتھ مربوط کرنے پر زور دیا گیا۔ جیسا کہ UNDP کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے:

> "The integration of sustainable development concepts into school curricula across Asia represents a key strategy to prepare youth for global challenges[xxxi]".
>
> "ایشیا میں اسکولی نصاب میں پائیدار ترقی کے تصورات کا انضمام نوجوان نسل کو عالمی چیلنجوں کے لیے تیار کرنے کی ایک کلیدی حکمتِ عملی ہے۔"

[xxx] UNICEF, "Regional Report on Education," 2020, p. 37

[xxxi] UNDP, "Human Development Report: Asia-Pacific Edition," 2021, p. 88

اقوام متحدہ کی پالیسیوں نے ایشیا میں تعلیمی نظام کو محض علم کی فراہمی کا ذریعہ نہیں بلکہ سماجی تبدیلی اور پائیدار ترقی کے آلے کے طور پر تشکیل دیا۔ ہندوستان، چین، اور انڈونیشیا میں نصاب میں ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار طرزِ زندگی جیسے مضامین UNDP کے تعاون سے شامل کیے گئے۔

علاقائی تعاون اور تعلیمی نیٹ ورکس

یونیسکو نے Asia-Pacific Regional Network on Education Quality (APNIEQ) کے ذریعے مختلف ممالک میں نصاب کے معیار، تعلیمی مقاصد، اور تدریسی تکنیک کے تبادلے کے لیے ایک مؤثر نظام قائم کیا۔ اس نیٹ ورک کے تحت Cross-National Curriculum Studies کیے گئے تاکہ مختلف ممالک ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھ سکیں۔

> "Regional cooperation under UNESCO's APNIEQ has enabled Asian nations to harmonize learning standards and share innovative curriculum practices[xxxii]".
>
> "یونیسکو کے APNIEQ کے تحت علاقائی تعاون نے ایشیائی ممالک کو تعلیمی معیارات میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور نصاب کی جدید عملی صورتوں کو باہم شیئر کرنے کے قابل بنایا۔"

اقوام متحدہ کے زیرِ سایہ نصاب سازی کا عمل محض قومی دائرے تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے علاقائی اور بین الاقوامی اشتراک کو بھی فروغ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایشیا میں تعلیم کا معیار مجموعی طور پر بہتر ہوا اور مختلف تعلیمی نظاموں میں ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ اقوامِ متحدہ کے زیرِ انتظام اداروں نے ایشیا میں نصابی اصلاحات کے ذریعے نہ صرف تعلیم کے معیار کو بلند کیا بلکہ اسے عالمی اقدار، انسانی حقوق، اور پائیدار ترقی کے اصولوں سے مربوط کیا۔ ان اصلاحات نے خطے میں تعلیمی پالیسیاں بدلنے کے ساتھ ساتھ تدریسی طریقہ کار، نصابی مضامین، اور طلبہ کے فکری زاویوں کو بھی وسیع کیا۔

افریقہ میں نصابی ترقی کے منصوبے

افریقہ تعلیمی چیلنجز کے لحاظ سے دنیا کے سب سے زیادہ پیچیدہ خطوں میں سے ایک ہے۔ نوآبادیاتی ورثہ، کمزور تعلیمی ڈھانچے، معاشی ناہمواری، اور سماجی تنوع نے اس خطے میں تعلیم کے فروغ کو ہمیشہ مشکل بنایا۔ ان حالات میں اقوامِ متحدہ، خصوصاً یونیسکو (UNESCO)، یونیسف (UNICEF)، اور UNDP نے تعلیمی اصلاحات، نصاب سازی اور تدریسی تربیت میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کا مقصد افریقہ میں ایسا نصاب تشکیل دینا تھا جو علمی معیار، ثقافتی شناخت، اور پائیدار ترقی کے تقاضوں کو یکجا کرے۔ افریقہ کے مختلف ممالک جیسے نائجیریا، کینیا، جنوبی افریقہ، اور ایتھوپیا میں متعدد نصابی منصوبے Education for All (EFA) اور Education 2030 Agenda کے فریم ورک کے تحت متعارف ہوئے۔

---

xxxii UNESCO Bangkok, "Regional Policy Brief," 2019, p. 23

یونیسکو کا افریقی نصابی ترقیاتی کردار

یونیسکو نے 1960ء کی دہائی میں "African Education Strategy Initiative" کے ذریعے افریقی ممالک میں نصابی ہم آہنگی اور معیار کی بہتری کے لیے بنیاد رکھی۔ اس پروگرام کے تحت "Curriculum for Africa (CFA)" منصوبہ لانچ کیا گیا جس نے تعلیم کو مقامی زبانوں، ثقافت، اور معاشرتی اقدار کے ساتھ مربوط کیا۔

> "UNESCO's interventions in African education focused on contextualizing curricula to reflect indigenous knowledge, culture, and development needs[xxxiii]".
>
> "افریقہ میں یونیسکو کی تعلیمی مداخلتوں کا محور نصاب کو مقامی علم، ثقافت، اور ترقیاتی ضروریات کے مطابق ڈھالنا تھا۔"

یونیسکو نے مغربی ماڈل کو براہِ راست نافذ کرنے کے بجائے افریقی ثقافت اور روایات کو نصاب کا حصہ بنانے پر زور دیا۔ اس سے طلبہ میں اپنی شناخت اور تاریخ کے بارے میں شعور پیدا ہوا اور تعلیم محض نقل کے بجائے تخلیق کا ذریعہ بنی۔

یونیسف اور بنیادی تعلیم کی ترویج

یونیسف نے افریقہ میں "Child–Friendly Schools" اور "Education for Development" منصوبوں کے ذریعے ابتدائی سطح کی تعلیم میں انقلاب برپا کیا۔ اس کا ہدف صرف تعلیم فراہم کرنا نہیں بلکہ تعلیم کی نوعیت کو انسانی، اخلاقی، اور شمولیتی بنیادوں پر استوار کرنا تھا۔

> "UNICEF has worked to ensure that African curricula promote gender equality, inclusiveness, and life skills essential for community development[xxxiv]".
>
> "یونیسف نے اس امر کو یقینی بنایا کہ افریقی نصاب صنفی مساوات، شمولیت، اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری زندگی کے عملی ہنر شامل کرے۔"

افریقہ کے کئی ممالک میں لڑکیوں کی تعلیم اور بچوں کے حقوق کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ مثال کے طور پر، یوگنڈا اور تنزانیہ کے تعلیمی نصاب میں صنفی مساوات، سماجی ہم آہنگی، اور انسانی وقار کے موضوعات یونیسف کے تعاون سے متعارف ہوئے۔

[xxxiii] UNESCO, African Education Review, 2017, p. 42.

[xxxiv] UNICEF, Africa Education Outlook, 2019, p. 63-

UNDPاورSDG-4کے تناظر میں افریقی تعلیم

اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) نے افریقہ میں SDG-4 (معیاری تعلیم) کے تحت پائیدار ترقی کے اصولوں کو تعلیمی نصاب میں ضم کیا۔ اس منصوبے کا ہدف یہ تھا کہ نصاب میں ماحولیاتی شعور، غربت کے خاتمے، اور سماجی انصاف جیسے مضامین کو شامل کیا جائے۔

> "UNDP's Africa Education Reform projects have aimed to empower youth with sustainable development competencies through curriculum innovation[xxxv]".
>
> "UNDP کے افریقی تعلیمی اصلاحاتی منصوبوں کا مقصد نصابی جدت کے ذریعے نوجوانوں کو پائیدار ترقی کی صلاحیتوں سے آراستہ کرنا تھا۔"

یہ اقدام افریقی ممالک میں "Green Curriculum" کے فروغ کا باعث بنا، جس میں ماحولیاتی تحفظ، زرعی پائیداری، اور قابلِ تجدید توانائی جیسے موضوعات شامل کیے گئے۔

افریقہ میں اقوامِ متحدہ کے نصابی منصوبے محض خواندگی کی شرح بڑھانے تک محدود نہیں رہے بلکہ انہوں نے تعلیمی فلسفے، نصابی اہداف، اور معاشرتی تبدیلی کے عمل کو از سرِ نو متعین کیا۔ ان اصلاحات نے افریقی نوجوانوں میں خود اعتمادی، سماجی شعور، اور عالمی ہم آہنگی کا احساس پیدا کیا۔

یورپ اور امریکہ میں تعلیمی معیار کی ہم آہنگی

یورپ اور امریکہ کے تعلیمی نظام تاریخی طور پر مضبوط اور جدید سمجھے جاتے ہیں، تاہم اقوامِ متحدہ نے ان خطوں میں بھی نصاب کی ہم آہنگی اور بین الاقوامی معیار کی یکسانیت کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ چونکہ ان خطوں میں تعلیم پالیسی سازی کے لحاظ سے خود مختار ہے، اس لیے اقوامِ متحدہ کی کوششوں کا محور مشترکہ اقدار، انسانی حقوق، عالمی شہری شعور (Global Citizenship) اور پائیدار ترقی کے اصولوں کا فروغ تھا۔

یورپ میں نصابی ہم آہنگی: یونیسکو اور بولونیا پراسیس

یورپ میں اقوامِ متحدہ کے تعلیمی وژن کے تحت Bologna Process (1999) نے اعلیٰ تعلیم میں معیار کی ہم آہنگی کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ یہ عمل یورپی یونین کی پہل تھی، لیکن یونیسکو نے اسے Global Education Standards کے فریم ورک سے جوڑا۔

> "The Bologna Process, supported by UNESCO, has aligned European higher education with global standards, emphasizing quality assurance and competency-based learning[xxxvi]".

[xxxv] UNDP, Human Development Report – Africa Edition, 2020, p. 29

[xxxvi] UNESCO, European Education Policy Review, 2021, p. 15

"یونیسکو کی معاونت سے بولونیا پراسیس نے یورپی اعلیٰ تعلیم کو عالمی معیارات کے مطابق کیا، جہاں معیار کی یقین دہانی اور صلاحیت پر مبنی تعلیم پر زور دیا گیا۔"

یہ اصلاحات یورپ کے مختلف ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے یکساں معیار، کریڈٹ سسٹم، اور تدریسی شفافیت کا باعث بنیں۔ اس سے بین الاقوامی طلبہ کی نقل و حرکت (Student Mobility) میں بھی اضافہ ہوا۔

امریکہ میں اقوامِ متحدہ کا نصابی اثر

امریکہ میں اقوامِ متحدہ کے اثرات بنیادی طور پر پائیدار ترقی اور شہری ذمہ داری کے تصورات کے ذریعے ظاہر ہوئے۔ UNESCO Associated Schools Network (ASPnet) کے تحت امریکہ کے ہزاروں اسکولوں نے اپنے نصاب میں "Peace Education", "Human Rights", اور "Sustainability Education" کو شامل کیا۔

"UNESCO's ASPnet has transformed American educational institutions into hubs for global citizenship and sustainable development learning[xxxvii]".

"یونیسکو کا ایسوسی ایٹڈ اسکول نیٹ ورک امریکی تعلیمی اداروں کو عالمی شہری شعور اور پائیدار ترقی کی تعلیم کے مراکز میں بدل چکا ہے۔"

اس سے امریکہ میں نصابی فلسفے میں نمایاں تبدیلی آئی، جہاں تعلیم محض سائنسی یا معاشی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور عالمی ذمہ داری کے فروغ کا وسیلہ بن گئی۔

OECD اور SDG-4 کی عملی صورت

یورپ و امریکہ میں اقوامِ متحدہ کے اہداف کو OECD (Organisation for Economic Cooperation and Development) نے عملی جامہ پہنایا، خصوصاً "Education 2030 Learning Compass" پروگرام کے ذریعے۔ اس پروگرام نے نصاب میں "Competencies for Life" کا تصور عام کیا۔

"The OECD's Learning Compass, aligned with the UN's SDG-4, provides a roadmap for integrating knowledge, skills, and values for sustainable societies[xxxviii]".

"OECD کا لرننگ کمپاس، اقوامِ متحدہ کے SDG-4 کے مطابق، علم، مہارت، اور اقدار کو پائیدار معاشروں کے لیے یکجا کرنے کا لائحہ عمل فراہم کرتا ہے۔"

یہ تصور مغربی نصابوں میں "Holistic Education" کے فروغ کا باعث بنا، جہاں تعلیم کو زندگی بھر سیکھنے (Lifelong Learning) اور سماجی کردار سازی کے ساتھ مربوط کیا گیا۔ یورپ اور امریکہ میں اقوامِ متحدہ کی کوششوں نے

[xxxvii] UNESCO, ASPnet Global Report, 2022, p. 33.
[xxxviii] OECD, Education 2030 Report, 2020, p. 19.

تعلیم کو معیاری، پائیدار، اور عالمی اقدار سے ہم آہنگ بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ان اصلاحات نے نصاب سازی کے عالمی رجحان کو مضبوط کیا، جس کے نتیجے میں تعلیم نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی سطح پر ترقی، امن، اور تعاون کی بنیاد بن گئی۔

جدید نصاب کی ترویج میں اقوامِ متحدہ کو درپیش چیلنجز

ثقافتی و مذہبی تنوع کے مسائل

اقوامِ متحدہ کی جانب سے جدید نصاب کی عالمی سطح پر ترویج بظاہر ایک مثبت اور ترقی پسند عمل ہے، تاہم اس کے نفاذ میں سب سے بڑا چیلنج ثقافتی اور مذہبی تنوع (Cultural and Religious Diversity) کا ہے۔

دنیا کے مختلف خطوں میں تعلیمی اقدار، اخلاقی اصول، اور سماجی تصورات مذہبی اور تہذیبی بنیادوں پر قائم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب اقوامِ متحدہ کی جانب سے ایک "Universal Curriculum Framework" یا "Global Education Agenda" پیش کیا جاتا ہے، تو بعض ممالک اور معاشرتیں اسے اپنی مذہبی و ثقافتی خودمختاری پر مداخلت سمجھتی ہیں۔ اس تناظر میں سوال یہ اٹھتا ہے کہ آیا "عالمی نصاب" واقعی سب کے لیے قابلِ قبول اور موزوں ہے یا یہ ایک مغربی فکری تسلط (Intellectual Hegemony) کی صورت ہے جو دیگر ثقافتوں کو اپنے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔

ثقافتی شناخت اور نصاب سازی کا تضاد

اقوامِ متحدہ کے تعلیمی پروگرام، خاص طور پر "Global Citizenship Education (GCED)" اور "Education 2030 Agenda"، عالمی اقدار جیسے مساوات، انسانی حقوق، اور جنسی برابری (Gender Equality) کو فروغ دیتے ہیں۔ تاہم کئی معاشروں، خصوصاً مسلم دنیا، افریقہ اور ایشیا میں یہ تصورات روایتی ثقافتی اقدار سے متصادم نظر آتے ہیں۔

> "The universalist framework of education promoted by the UN often conflicts with local traditions, faith-based values, and indigenous educational philosophies[xxxix]".
>
> "اقوامِ متحدہ کی جانب سے فروغ پانے والا عالمگیر تعلیمی فریم ورک اکثر مقامی روایات، مذہبی اقدار اور مقامی تعلیمی فلسفوں سے متصادم ہوتا ہے۔"

یہ اقتباس اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ تعلیمی نظام محض سائنسی یا معلوماتی نہیں بلکہ تہذیبی اور اخلاقی پہلو بھی رکھتا ہے۔ مثلاً مغربی نصابی مواد میں سیکولرزم، انفرادی آزادی، اور لبرل اقدار کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو اسلامی یا روایتی معاشروں کے دینی و اخلاقی تصورات سے مختلف ہیں۔

[xxxix] Smith, John. Global Education and Cultural Identity. Oxford University Press, 2019, p. 74.

مذہبی حساسیت اور نصابی مباحث

مذہبی تنوع اقوامِ متحدہ کے نصابی مقاصد کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ خاص طور پر Religious Education، Sexuality Education، اور Gender Inclusion جیسے موضوعات میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بعض اسلامی اور عیسائی ممالک نے ان نصابی اجزا پر اعتراض کیا ہے جن میں جنسی شناخت (Gender Identity)، Religious Neutrality، یا Interfaith Education پر زور دیا جاتا ہے۔

> "Efforts to globalize education face resistance in regions where religion is deeply embedded in social and moral life, as in the Middle East and South Asia[xl]".
>
> "جہاں مذہب سماجی اور اخلاقی زندگی میں گہرائی سے پیوست ہے، جیسے مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی ایشیا، وہاں تعلیمی نظام کو عالمیانے کی کوششوں کو مزاحمت کا سامنا ہوتا ہے۔"

مذہب محض روحانی عنصر نہیں بلکہ نصابی تشکیل میں ایک مرکزی سماجی قوت ہے۔ چنانچہ، جب عالمی نصاب مذہب کو غیر جانب دار بنانے کی کوشش کرتا ہے تو یہ مذہبی معاشروں میں تشویش پیدا کرتا ہے۔مثال کے طور پر، "Comprehensive Sexuality Education (CSE)" کے عالمی پروگرام کو کئی مسلم ممالک نے اس بنیاد پر مسترد کیا کہ یہ اسلامی اخلاقیات سے متصادم ہے۔

لسانی و ثقافتی تفاوت

ثقافتی مسائل صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ لسانی اور تاریخی نوعیت کے بھی ہیں۔ یونیسکو نے اگرچہ کثیر لسانی نصاب سازی (Multilingual Education) کو فروغ دیا، مگر عالمی نصاب کی اکثریت انگریزی یا فرانسیسی زبان میں تیار ہوتی ہے، جس سے مقامی زبانوں کی علمی حیثیت متاثر ہوتی ہے۔

> "The dominance of Western languages in global curriculum frameworks undermines local epistemologies and marginalizes native languages"[xli].
>
> "عالمی نصابی فریم ورک میں مغربی زبانوں کی بالادستی مقامی علمی نظاموں کو کمزور اور مقامی زبانوں کو حاشیے پر لے آتی ہے۔"

[xl] Kumar, Ravi. Religion and Global Education. Routledge, 2020, p. 51.

[xli] Moyo, Ncube. African Knowledge Systems and Global Education. University of Cape Town Press, 2021, p. 93.

اس فکری عدمِ توازن کو واضح کرتا ہے جو نصاب کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً افریقہ اور جنوبی ایشیا میں انگریزی پر انحصار نے مقامی زبانوں (عربی، اردو، سواحلی، امہری، بنگالی) میں علمی مواد کی ترقی کو محدود کر دیا ہے۔

تہذیبی بالادستی کا تاثر

بعض ماہرین تعلیم اقوامِ متحدہ کے نصابی منصوبوں کو تہذیبی نو آبادیات (Cultural Neo-Colonialism) کا تسلسل قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق، عالمی نصاب کے ذریعے مغرب اپنے فکری، سیاسی، اور معاشی نظریات کو "معیاری" بنا کر باقی دنیا پر مسلط کرتا ہے۔

> "Global curriculum initiatives often carry the imprint of Western modernity, promoting secular and individualist ideologies under the guise of universality[xlii]".
>
> "عالمی نصابی منصوبے اکثر مغربی جدیدیت کے اثرات لیے ہوئے ہوتے ہیں، جو عالمگیریت کے نام پر سیکولر اور انفرادی نظریات کو فروغ دیتے ہیں۔"

یہ نکتہ اسلامی اور مشرقی فکری تنقید میں خاص طور پر نمایاں ہے۔ مثلاً مسلم مفکرین کا کہنا ہے کہ "عالمی نصاب" میں الٰہی مرکزیت (God-Centered Knowledge) کے بجائے انسانی مرکزیت (Human-Centered Knowledge) کو ترجیح دی جا رہی ہے، جو دینی تعلیمات سے متصادم ہے۔

سماجی قبولیت کی رکاوٹ

اقوامِ متحدہ کے نصابی منصوبوں کی کامیابی صرف پالیسی سطح پر نہیں بلکہ سماجی قبولیت پر بھی منحصر ہے۔ متعدد ممالک میں عوامی سطح پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ عالمی نصاب مقامی اقدار کو کمزور کر رہا ہے۔

> "Educational globalization cannot succeed without respecting the social and moral foundations of diverse communities[xliii]".
>
> "تعلیم کی عالمگیریت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک مختلف معاشروں کی سماجی و اخلاقی بنیادوں کا احترام نہ کیا جائے۔"

تعلیم کی کوئی بھی پالیسی تب ہی مؤثر ہو سکتی ہے جب وہ ثقافتی خود مختاری کو تسلیم کرے۔ بصورت دیگر، نصاب بیرونی دباؤ کے طور پر محسوس ہوتا ہے، نہ کہ ترقی کے داخلی محرک کے طور پر۔ ثقافتی اور مذہبی تنوع اقوامِ متحدہ کے لیے جدید نصاب کی ترویج میں سب سے بڑا چیلنج ہے۔ جہاں ایک طرف عالمی نصاب کے ذریعے عالمی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی کوشش کی جاتی ہے، وہیں دوسری طرف ثقافتی خود مختاری، مذہبی اقدار، اور لسانی تنوع کی بقا کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس چیلنج کا حل صرف اس

---

xlii Alatas, Syed Hussein. Decolonizing Knowledge: A Global Perspective. Palgrave Macmillan, 2018, p. 67.

xliii Hassan, Amina. Education and Cultural Pluralism. Harvard University Press, 2022, p. 120

وقت ممکن ہے جب عالمی ادارے نصاب سازی میں کثیر الثقافتی نقطہ نظر (Multicultural Approach) کو اختیار کریں اور ہر معاشرے کی مذہبی و فکری حساسیت کو احترام کے ساتھ شامل کریں۔

ڈیجیٹل تقسیم (Digital Divide)

اقوام متحدہ کے تعلیمی اہداف کی راہ میں سب سے بڑا چیلنج ڈیجیٹل تقسیم ہے — یعنی وہ عدم مساوات جو ٹیکنالوجی کے حصول، استعمال اور رسائی میں مختلف ممالک اور معاشرتی طبقات کے درمیان موجود ہے۔ اقوام متحدہ نے "تعلیم برائے سب" کے تحت اگرچہ آن لائن لرننگ، ڈیجیٹل لٹریسی، اور ای-لرننگ سسٹمز کے فروغ کی بھرپور کوشش کی، لیکن عالمی شمال (Global North) اور جنوبی دنیا (Global South) کے درمیان ڈیجیٹل فرق نے اس وژن کو مکمل طور پر حاصل نہیں ہونے دیا۔

> " The digital divide remains one of the major obstacles to equitable education, particularly in low-income countries where only a fraction of the population has access to the Internet or digital tools[xliv]".
>
> "ڈیجیٹل تقسیم مساوی تعلیم کے راستے میں ایک بڑا رکاوٹ بنی ہوئی ہے، خاص طور پر کم آمدنی والے ممالک میں، جہاں صرف آبادی کا ایک حصہ ہی انٹرنیٹ یا ڈیجیٹل آلات تک رسائی رکھتا ہے۔"

اقوام متحدہ کی جدید نصابی اصلاحات، جو ٹیکنالوجی پر مبنی ہیں، ڈیجیٹل سہولیات کی غیر مساوی تقسیم کے باعث اپنے اہداف تک نہیں پہنچ سکتیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، نائیجیریا اور ایتھوپیا جیسے ممالک میں آن لائن تعلیم کی رسائی محدود ہے، جس سے عالمی تعلیمی معیار میں تفاوت پیدا ہو رہی ہے۔

تعلیم کی نجکاری اور عالمی سرمایہ دارانہ اثرات

اقوام متحدہ کے تعلیمی اہداف اگرچہ مساوی تعلیم کے نظریے پر مبنی ہیں، تاہم عالمی سرمایہ دارانہ نظام نے تعلیم کو منافع بخش کاروبار میں تبدیل کر دیا ہے۔ نجی تعلیمی اداروں، بین الاقوامی یونیورسٹیوں، اور کارپوریٹ فنڈڈ نصابی منصوبوں نے نصاب کی سمت کو متاثر کیا ہے۔ اس نجکاری کے نتیجے میں تعلیم ایک "عالمی کموڈیٹی" (Global Commodity) بن چکی ہے، جس میں علم کی بجائے منافع مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

> " Education has increasingly become a market-driven enterprise, influenced by global capitalism, where learning outcomes are shaped by corporate interests rather than social justice[xlv]".

[xliv] UNESCO, Global Education Monitoring Report 2023, p. 74.

[xlv] Ball, Stephen J. "Global Education Inc: New Policy Networks and the Neo-liberal Imaginary." Routledge, 2012, p. 43.

"تعلیم بتدریج ایک منڈی پر مبنی کاروبار بنتی جا رہی ہے، جو عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے زیرِ اثر ہے،
جہاں تعلیمی نتائج سماجی انصاف کے بجائے کارپوریٹ مفادات کے تابع ہو گئے ہیں۔"

اقوام متحدہ کے تعلیمی مقاصد، جن کا محور مساوات، تنوع، اور ترقی ہے، عالمی مارکیٹ کی پالیسیوں کے باعث کمزور ہو گئے ہیں۔ نصاب سازی میں کارپوریٹ فنڈنگ اور نجی کنسلٹنسی اداروں کے بڑھتے ہوئے کردار نے نصاب کو زیادہ کاروباری رنگ دے دیا ہے۔ ڈیجیٹل تقسیم اور تعلیم کی نجکاری، دونوں ہی اقوام متحدہ کے تعلیمی وژن کے لیے سب سے بڑے خطرات ہیں۔ ایک طرف ڈیجیٹل سہولتوں کی غیر مساوی تقسیم تعلیمی رسائی میں خلل ڈالتی ہے، تو دوسری جانب سرمایہ دارانہ نظام تعلیم کے نظریاتی توازن کو بگاڑ دیتا ہے۔ ان دونوں چیلنجز پر قابو پائے بغیر "تعلیم برائے سب"(Education for All) اور "SDG-4" جیسے اہداف محض نعرے ہی رہ جائیں گے۔

اقوام متحدہ کی پالیسیوں کے مثبت اثرات

اقوام متحدہ نے قیامِ امن، انسانی حقوق، اور عالمی ترقی کے ساتھ ساتھ تعلیم کو پائیدار معاشرتی و معاشی ترقی کا بنیادی ستون قرار دیا۔ 1945ء میں قیام کے فوراً بعد، اس ادارے نے تعلیمی پالیسیوں کے ذریعے عالمی معاشرے میں فکری ہم آہنگی، انسانی برابری، اور علم تک مساوی رسائی کے اصول کو فروغ دیا۔ یونیسکو (UNESCO)، یونیسف (UNICEF) اور یو این ڈی پی کے اشتراک سے اقوام متحدہ نے مختلف خطوں میں نصاب سازی، اساتذہ کی تربیت، خواندگی میں اضافہ، خواتین کی تعلیم، اور پائیدار ترقی کے لیے تعلیمی اصلاحات کو مرکزی ترجیح بنایا۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ اقوام متحدہ نے تعلیم کو صرف ایک ادارہ جاتی عمل نہیں بلکہ بین الاقوامی اخلاقی ذمہ داری کے طور پر متعارف کروایا۔

تعلیم کی عالمگیریت (Globalization of Education)

" UNESCO's efforts have made education a universal human right, transcending national, cultural, and political boundaries[xlvi]".

"یونیسکو کی کوششوں نے تعلیم کو ایک عالمی انسانی حق بنا دیا ہے، جو قومی، ثقافتی اور سیاسی حدود سے ماورا ہے۔"

اقوام متحدہ نے تعلیم کو صرف ریاستی پالیسی کا حصہ نہیں بلکہ بین الاقوامی انسانی حق کے طور پر منوایا۔ 1948ء کے Universal Declaration of Human Rights (Article 26) میں تعلیم کو بنیادی حق قرار دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایسی نصابی اصلاحات شروع ہوئیں جنھوں نے اقوام، زبانوں اور ثقافتوں کے درمیان تعلیمی مفاہمت کو بڑھایا۔

[xlvi] UNESCO, World Education Report 2000, p. 15.

خواتین کی تعلیم میں انقلابی ترقی

> "UNICEF's initiatives since the 1990s have drastically improved girls' enrollment rates, contributing to gender equality and social empowerment[xlvii]".
>
> "1990ء کے بعد سے یونیسف کے منصوبوں نے لڑکیوں کے داخلوں کی شرح میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس سے صنفی مساوات اور سماجی خود اختیاری کو فروغ ملا۔"

یہ بیان واضح کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی پالیسیوں نے صنفی تفاوت کو کم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ مثلاً، Millennium Development Goals (MDG-2 & MDG-3) اور "Education for All (EFA)" پروگرام نے خواتین کی تعلیم کے لیے عملی اقدامات کیے، جن سے جنوبی ایشیا اور افریقہ میں خواتین کے تعلیمی مواقع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

پائیدار ترقی کے لیے نصابی اصلاحات

> "The integration of sustainable development principles into national curricula is one of the most significant educational achievements of the United Nations[xlviii]".
>
> "پائیدار ترقی کے اصولوں کو قومی نصاب میں شامل کرنا، اقوام متحدہ کی تعلیمی کامیابیوں میں سے ایک نمایاں کامیابی ہے۔"

اقوام متحدہ نے SDG-4 (Quality Education) اور Education 2030 Framework for Action کے ذریعے تعلیم کو ماحولیات، معیشت، اور سماجی مساوات کے ساتھ جوڑا۔ آج دنیا کے 70 سے زائد ممالک نے اپنے نصاب میں ماحولیاتی آگاہی، انسانی حقوق، اور پائیدار ترقی کے موضوعات شامل کر لیے ہیں۔

امن، رواداری اور عالمی شہریت کا فروغ

> "Global Citizenship Education (GCED) promotes tolerance, empathy, and intercultural understanding core values of peaceful coexistence[xlix]".
>
> "عالمی شہریت کی تعلیم رواداری، ہمدردی اور بین الثقافتی تفہیم کو فروغ دیتی ہے جو پر امن بقائے باہمی کی بنیادی قدریں ہیں۔"

---

xlvii UNICEF, State of the World's Children Report 2010, p. 88.
xlviii UNDP, Human Development Report 2016, p. 41.
xlix UNESCO, Global Citizenship Education Report 2018, p. 23.

GCED کے ذریعے نصاب میں ایسے مضامین شامل کیے گئے جنہوں نے طلباء کو انسانی وحدت، بین الاقوامی مکالمے، اور امن کی ثقافت کے فروغ میں شریک کیا۔ اس پروگرام نے قومیت کے محدود دائرے سے نکل کر انسانیت کے وسیع تصور کو فروغ دیا، جو اقوام متحدہ کے منشور سے ہم آہنگ ہے۔

تعلیمی معیار کی بہتری اور نگران نظام

> " Through mechanisms like the Global Education Monitoring (GEM) Reports, the UN has institutionalized transparency and accountability in global education systems[l]".
>
> "گلوبل ایجوکیشن مانیٹرنگ رپورٹس جیسے نظاموں کے ذریعے اقوام متحدہ نے عالمی تعلیمی نظاموں میں شفافیت اور جواب دہی کو ادارہ جاتی حیثیت دی ہے۔"

اقوام متحدہ کے یہ اقدامات تعلیمی منصوبوں کی نگرانی، ڈیٹا جمع کرنے، اور تعلیمی پالیسیوں کے تجزیے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ مانیٹرنگ رپورٹیں عالمی سطح پر پالیسی سازوں کو ایک مشترکہ ڈیٹا بیس فراہم کرتی ہیں، جس سے فیصلہ سازی میں شفافیت پیدا ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی پالیسیوں نے دنیا بھر میں علم، مساوات، امن، اور ترقی کے اصولوں کو فروغ دیا۔ یونیسکو کی علمی کاوشوں نے تعلیم کو انسانی حق قرار دیا، یونیسف نے صنفی مساوات کو آگے بڑھایا، اور یو این ڈی پی نے نصاب میں پائیدار ترقی کے تصورات کو شامل کیا۔ یوں اقوام متحدہ کی کوششوں نے تعلیم کو عالمی سطح پر ایک ایسا آفاقی نظام بنا دیا جس کا مقصد صرف تعلیم دینا نہیں بلکہ انسان بنانا ہے

مغربی اثرات اور نصابی یکسانیت کا مسئلہ

اگرچہ اقوام متحدہ کی تعلیمی پالیسیوں نے علم کی عالمی ترویج میں بنیادی کردار ادا کیا، تاہم ان پالیسیوں میں مغربی فکری سانچے اور ثقافتی بالادستی کے اثرات نمایاں ہیں۔ "عالمی نصاب" کے تصور کے تحت ایسا علمی فریم ورک تشکیل دیا گیا جو زیادہ تر یورپی فکری روایت، لبرل ہیومنزم، اور سیکولر ماڈرن ازم پر مبنی ہے۔ اس کے نتیجے میں تعلیم کا مقصد اخلاقی و روحانی تربیت سے زیادہ سائنسی و معاشی ترقی تک محدود کر دیا گیا۔

> " Global education reforms are largely shaped by Western epistemologies, promoting Eurocentric values under the guise of universality"[li].
>
> "عالمی تعلیمی اصلاحات زیادہ تر مغربی علمیات (Epistemologies) کے زیرِ اثر ہیں، جو آفاقیت کے پردے میں یورو-مرکزی اقدار کو فروغ دیتی ہیں۔"

[l] UNESCO, GEM Report 2022, p. 9.

[li] Spring, Joel. "Globalization of Education: An Introduction." Routledge, 2015, p. 64.

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کے تحت بننے والی تعلیمی پالیسیاں دراصل مغربی فکری تسلسل کی توسیع ہیں۔"Global Citizenship" اور "Human Rights Education" جیسے پروگرام بظاہر غیر جانب دار نظر آتے ہیں مگر ان کے اخلاقی اصول مغربی فکری ڈھانچے سے ماخوذ ہیں۔اس سے ثقافتی یکسانیت (Cultural Homogenization) پیدا ہوئی جس نے مقامی روایات اور مذہبی اقدار کو حاشیے پر دھکیل دیا۔

> “ The concept of a ‘global curriculum’ risks marginalizing indigenous knowledge systems by imposing Western pedagogical frameworks[lii]”.
>
> "’عالمی نصاب‘ کا تصور مقامی علمی نظاموں کو کمزور کرنے کا خطرہ رکھتا ہے، کیونکہ یہ مغربی طرزِ تعلیم کو عالمگیر معیار کے طور پر مسلط کرتا ہے۔"

ٹکلی کے اس اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کے تعلیمی پروگراموں میں "مقامی علم" (Indigenous Knowledge) کی نمائندگی کمزور ہے۔افریقہ، ایشیا اور اسلامی ممالک میں مقامی تعلیمی نظام کو نظر انداز کر کے مغربی نصابی سانچے نافذ کیے گئے، جن سے ثقافتی تنوع متاثر ہوا۔نصاب نے ایک خاص فکری رنگ اختیار کیا جو "عالمی" کم اور "مغربی" زیادہ بن گیا۔

اسلامی ممالک کے تناظر میں نصاب سازی پر اثرات

اقوام متحدہ کی تعلیمی پالیسیوں نے اسلامی ممالک میں نصاب سازی کے عمل کو بھی گہرائی سے متاثر کیا۔جہاں ان پالیسیوں نے جدید سائنسی و ٹیکنالوجیکل تعلیم کے فروغ میں مدد دی، وہیں اسلامی تعلیمی فلسفہ جس کی بنیاد روحانیت، اخلاق اور وحی پر ہے اکثر نظر انداز ہوا۔یوں اسلامی دنیا میں دوہرا نصابی نظام ابھرا: ایک مغربی ماڈل پر مبنی "جدید تعلیم"، اور دوسرا "دینی تعلیم" جو اقوام متحدہ کے فریم ورک سے باہر ہے۔

> “ In most Muslim-majority countries, UN-driven educational reforms have modernized institutions but failed to integrate Islamic epistemology into curricula[liii]”.
>
> "زیادہ تر مسلم ممالک میں اقوام متحدہ کی زیرِ اثر تعلیمی اصلاحات نے اداروں کو جدید تو کیا، مگر نصاب میں اسلامی علمیات (Epistemology) کو ضم کرنے میں ناکام رہیں۔"

[lii] Tikly, Leon. “Education and the New Imperialism.” Comparative Education 40, no. 2 (2004): 173.

[liii] Halstead, J. Mark. “Islamic Values and Education: Perceptions of Teachers in Saudi Arabia.” International Journal of Educational Development 27, no. 2 (2007): 180.

یہ اس تضاد کو بیان کرتا ہے جو مسلم دنیا میں اقوام متحدہ کے تعلیمی وژن اور اسلامی فکری نظام کے درمیان موجود ہے۔اسلامی تعلیم جہاں علم کو عبادت اور اخلاقی تزکیہ کا ذریعہ سمجھتی ہے، وہاں مغربی نظام علم کو پیشہ ورانہ مہارت کا ذریعہ قرار دیتاہے۔اس فرق نے مسلم معاشروں میں فکری و تہذیبی کشمکش کو جنم دیا۔

> " The Western secular educational paradigm, when introduced in Muslim contexts through UN frameworks, often leads to epistemological dissonance[liv]".
>
> "مغربی سیکولر تعلیمی نمونہ جب اقوام متحدہ کے فریم ورک کے ذریعے مسلم معاشروں میں متعارف ہوتاہے تو اکثر علمی و فکری تضاد پیدا کرتاہے۔"

سید حسین نصر کے مطابق مغربی علمیات کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ وہ وحی کو علم کا ماخذ نہیں مانتا، جبکہ اسلامی تصورِ علم کا مرکز اللہ کی معرفت ہے۔لہٰذا جب مغربی نصاب بلا تنقید مسلم معاشروں میں نافذ ہوتا ہے تو نتیجتاً اخلاقی انقطاع اور ثقافتی اجنبیت پیدا ہوتی ہے۔یہی وہ بنیادی سبب ہے کہ مسلم دنیا میں نصاب سازی آج بھی شناخت کے بحران (Identity Crisis) سے دوچار ہے۔

خلاصہ

اقوامِ متحدہ نے عالمی سطح پر تعلیم کے معیار اور نصابی جدت کو فروغ دینے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ تعلیم کو پائیدار ترقی، عالمی امن اور سماجی مساوات کے لیے بنیادی ستون قرار دیتے ہوئے اس نے مختلف اداروں کے ذریعے عملی اقدامات کیے۔ یونیسکو نے نصابی پالیسیوں میں سائنسی تحقیق، تکنیکی تربیت، اور عالمی شعور کو مرکزی حیثیت دی، جبکہ یونیسف نے بچوں کی ہمہ جہتی تعلیم اور شمولیتی نظامِ تعلیم کو فروغ دیا۔اس کے علاوہ یو این ڈی پی نے ترقی پذیر ممالک میں تعلیمی ڈھانچے کی مضبوطی کے لیے مالی و فنی تعاون فراہم کیا۔اقوامِ متحدہ کے تحت ایجوکیشن فار آل، ایم ڈی جیز، اور ایس ڈی جیز جیسے پروگراموں نے جدید نصاب کے ذریعے تعلیم کو عالمی ترجیح بنایا۔ان منصوبوں نے تعلیم میں مساوات، صنفی برابری، ڈیجیٹل تعلیم، اور پائیدار سوچ کو فروغ دیا۔ تاہم، مختلف ممالک میں ان اصلاحات کو ثقافتی، مذہبی، اور معاشرتی چیلنجز کا سامنا رہا، کیونکہ ہر قوم کا تعلیمی نظام اپنی اقدار اور روایات کا عکاس ہوتا ہے۔ تحقیق کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ اگرچہ اقوامِ متحدہ کی کوششوں نے تعلیم کے معیار کو بلند کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی، لیکن ان کی حقیقی افادیت اس وقت ممکن ہے جب جدید نصاب کو مقامی تناظر اور ثقافتی حساسیت کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔یوں یہ کاوش ایک ایساعالمی علمی و فکری عمل ہے جو علم، ترقی، اور انسانی ہم آہنگی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا ہے۔

[liv] Nasr, Seyyed Hossein. "Islam and the Problem of Modern Knowledge." In Islam and the Plight of Modern Man. London: George Allen & Unwin, 1975, p. 102.

Bibliography

1. Alatas, Syed Hussein. Decolonizing Knowledge: A Global Perspective. New York: Palgrave Macmillan, 2018.
2. Ball, Stephen J. Global Education Inc: New Policy Networks and the Neo-liberal Imaginary. London: Routledge, 2012.
3. Dewey, John. Democracy and Education. New York: Macmillan, 1916.
4. Halstead, J. Mark. “Islamic Values and Education: Perceptions of Teachers in Saudi Arabia.” International Journal of Educational Development 27, no. 2 (2007).
5. Hassan, Amina. Education and Cultural Pluralism. Cambridge, MA: Harvard University Press, 2022.
6. Huxley, Julian. UNESCO: Its Purpose and Its Philosophy. Paris: UNESCO, 1946.
7. Kumar, Ravi. Religion and Global Education. London: Routledge, 2020.
8. Mandela, Nelson. Speech at Planetarium, Johannesburg, July 16, 1990.
9. Moyo, Ncube. African Knowledge Systems and Global Education. Cape Town: University of Cape Town Press, 2021.
10. Nasr, Seyyed Hossein. “Islam and the Problem of Modern Knowledge.” In Islam and the Plight of Modern Man. London: George Allen & Unwin, 1975.
11. OECD. Education 2030 Report. Paris: OECD Publishing, 2020.
12. Smith, John. Global Education and Cultural Identity. Oxford: Oxford University Press, 2019.
13. Spring, Joel. Globalization of Education: An Introduction. London: Routledge, 2015.
14. Tikly, Leon. “Education and the New Imperialism.” Comparative Education 40, no. 2 (2004).
15. UNDP. Human Development Report 1990. New York: Oxford University Press, 1990.
16. Human Development Report 2016: Human Development for Everyone. New York: UNDP, 2016.
17. UNESCO. AI and Education: Guidance for Policy-makers. Paris: UNESCO Publishing, 2023
18. ASPnet Global Report. Paris: UNESCO Publishing, 2022.
19. Constitution of the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization. London: UNESCO, 1945.
20. Education in a Post-COVID World: Nine Ideas for Public Action. Paris: UNESCO, 2021.
21. Global Citizenship Education Report 2018. Paris: UNESCO Publishing, 2018.
22. The Dakar Framework for Action: Education for All—Meeting Our Collective Commitments. Paris: UNESCO, 2000.
23. World Declaration on Education for All. Jomtien, Thailand: UNESCO, 1990.
24. UNESCO Bangkok. Regional Policy Brief. Bangkok: UNESCO, 2019.
25. UNICEF. Annual Report 2020. New York: United Nations Children’s Fund, 2020.
26. Africa Education Outlook. New York: UNICEF, 2019.
27. Child-Friendly Schools Manual. New York: UNICEF, 2009.
28. Global Education Strategy 2019–2030. New York: UNICEF, 2020.
29. Learning for Life: Global Education Framework. New York: UNICEF, 2010.
30. State of the World’s Children 1999. New York: UNICEF, 1999.
31. State of the World’s Children Report 2010. New York: UNICEF, 2010.
32. “Regional Report on Education.” 2020.
33. United Nations. Transforming Our World: The 2030 Agenda for Sustainable Development. New York: United Nations, 2015.
34. Universal Declaration of Human Rights. Article 26(2). Paris: United Nations, 1948.
35. Preamble to the Constitution of UNESCO. Paris: UNESCO, 1945.